بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخ کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 02؍جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کی سیرت اور قربانیوں کے متعلق مَیں ایک سلسلہ خطبات میں بیان کر تا رہا ہوں۔ بہت سے لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا اور مجھے لکھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہ بیان کی جائے تو تشنگی رہ جائے گی۔ کیونکہ اصل محور تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی جس کے گرد صحابہ گھومتے تھے جس کے ساتھ جڑ کر صحابہ نے قربانیاں کرنے کے بے مثال معیار حاصل کئے اور نئے نئے اسلوب سیکھے اور توحید کو پھیلانے اور خود اس کا عملی نمونہ بننے کے وہ معیار قائم کئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور اللہ تعالیٰ کے خاص محبوب ہونے کا ثبوت ہے۔ پس آپ کی سیرت کا بیان بھی ضروری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر گذشتہ کچھ عرصے میں خطبات دیے بھی گئے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایسی ہے کہ جسے محدود نہیں کیا جاسکتا۔ ایک ایک وصف ایسا ہے کہ جس کا احاطہ کئی کئی خطبات میں بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ سیرت ان شاء اللہ وقتاً فوقتاً بیان ہوتی بھی رہے گی۔ بلکہ ہر خطبہ اور خطاب میں کوئی نہ کوئی پہلو کسی نہ کسی رنگ میں بیان ہو تا بھی رہتا ہے کیونکہ یہی ہماری زندگی کا محور ہے اور اسکے بغیر ہمارا دین ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی شریعت پر عمل بھی نہیں ہو سکتا۔ بہر حال اس وقت میں جنگِ بدر کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخ کے واقعات پیش کروں گا اور یہ سلسلہ آئندہ چند خطبات میں بھی چلے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہی ہے جس نے صحابہ کو بے لوث قربانیوں کا جذبہ عطا فرمایا اور یہ جذبہ عطا فرما کر غازیوں اور شہیدوں اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی رہنے والوں میں

شامل فرمایا اور جس کے نمونے ہم نے اپنی زندگیوں میں دیکھے۔ پس اس جنگ کے حوالے سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے کا بیان ضروری ہے۔ جنگ کے واقعات سے پہلے ان اسباب کا بھی بیان کرنا ضروری ہے جس وجہ سے جنگ ہوئی۔ اس لئے پہلے میں کچھ نہ کچھ پس منظر بیان کروں گا۔ اس پس منظر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کی لائی ہوئی خوبصورت تعلیم کے مختلف پہلو ظاہر ہو جاتے ہیں۔

جنگِ بدر کے اسباب بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ''سیرت خاتم النبیینؐ'' میں لکھتے ہیں کہ کفار مکہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو رویہ اور تدابیر اختیار کیں وہ کسی بھی زمانے اور علاقے سے قطع نظر دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کے لیے کافی وجوہات تھیں۔ طعن و تشنیع اور تحقیر آمیز رویّے کے ساتھ مسلمانوں کو خدائے واحد کی عبادت اور توحید کے اعلان سے جبراً روکا۔ انہیں مارا پیٹا، ان کے اموال لوٹ لیے، ان میں سے بعض کو قتل کیا، ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی۔ جب بعض مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تو نجاشی کے دربار تک ان مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے پیچھا کیا۔ مسلمانوں کے سردار یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح سے تکالیف دی گئیں، طائف میں پتھر برسائے گئے، اور بالآخر مکّے کی پارلیمان میں تمام سرداروں کے اتفاق سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا جائے۔ پھر اس خونی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نوجوانانِ مکہ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر حملہ آور ہوئے۔ تاہم خدا نے فضل کیا اور آپ محفوظ رہے اور جان بچا کر غارِ ثور میں پناہ لی۔ کیا یہ تمام منصوبے اور خونی قراردادیں کفارِ مکہ کی طرف سے اعلانِ جنگ نہ تھا؟ کیا قریش کے یہ مظالم مسلمانوں کی طرف سے دفاعی جنگ کی کافی بنیاد نہیں ہو سکتے؟ کیا دنیا میں کوئی باغیرت قوم ان حالات کے ہوتے ہوئے اس الٹی میٹم کو قبول کرنے سے پیچھے رہ سکتی ہے جو کفار نے مسلمانوں کو دیا؟ یقیناً یقیناً اگر مسلمانوں کی جگہ کوئی اور قوم ہوتی تو وہ اس سے بہت پہلے کفار کے خلاف جنگ میں اتر آتی۔ لیکن مسلمانوں کو ان کے آقا و مولا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جنگ کا حکم نہ تھا۔

جب مکّے میں بعض صحابہ نے کفار کے مظالم پر ردِّ عمل دینے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو عفو کا حکم دیا گیا ہے۔

اس طرح ظلم سہتے سہتے جب ایک مدت گزر گئی اور مسلمانوں کو مکّے سے بے دخل ہونا پڑا تو خدا نے مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت قریش کے الٹی میٹم کو قبول کیے جانے کی علامت ہے اور اس میں خدا کی طرف سے اعلانِ جنگ کا ایک مخفی اشارہ تھا جسے کفار اور مسلمان دونوں سمجھتے تھے۔ افسوس کہ ظالم قریش نے اس مخفی اشارے کو نہ سمجھا ورنہ اگر اب بھی کفار باز آجاتے اور دین کے معاملے میں جبر سے کام لینا چھوڑ دیتے اور مسلمانوں کو امن کی زندگی بسر کرنے دیتے

تو یقیناً انہیں اب بھی معاف کر دیا جاتا۔ مگر تقدیر کے نوشتے پورے ہونے تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ آنحضور ﷺ کی ہجرت کے بعد کفار نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ وہ آپ کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور غارِ ثور کے منہ تک جا پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقعے پر آپ کی خاص نصرت فرمائی اور قریش کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ قریش اس پر بھی باز نہ آئے اور آپ ﷺ کو پکڑ کر لانے والے کے لیے ایک سَو اونٹوں کے انعام کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ بیسیوں نوجوان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ غرض اس تدبیر میں بھی قریش کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اسی طرح جب آنحضرت ﷺ مدینہ ہجرت کر گئے تو قریش مکہ نے مدینے کے رئیس عبد اللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کو ایک دھمکی آمیز خط لکھا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو پناہ دی ہے۔ ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو تم اس سے جنگ کرو یا اسے جلا وطن کر دو۔ ورنہ ہم سب متحد ہو کر تم پر حملہ آور ہوں گے اور تمہارے جنگ جوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے ماتحت کر لیں گے۔ جب یہ خط عبد اللہ بن ابی اور اس کے بت پرست ساتھیوں کو ملا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہو گئے۔ جب آپ کو اس بات کی خبر ملی تو آپ ان سے ملے اور انہیں سمجھایا اور جنگ سے روکا۔

اسی طرح قریشِ مکّہ نے بڑے منظم انداز میں عرب کے دیگر قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکسایا اور جنگ پر آمادہ کیا۔ اس کے نتیجے میں تمام عرب اہل مدینہ کے دشمن ہو گئے اور یہ حال ہو گیا کہ گویا مدینہ کے ارد گرد آگ ہی آگ ہے۔

خود مدینے کے اندر یہ حالت تھی کہ ابھی تک اوس اور خزرج کے اندر ایک معتد بہ حصہ شرک پر قائم تھا اور گو کہ وہ بظاہر اپنے بھائی بندوں کے ساتھ تھے لیکن ان حالات میں ایک مشرک کا کیا بھروسہ کیا جا سکتا تھا۔ پھر دوسرے نمبر پر منافقین تھے جو درپردہ اسلام کے دشمن تھے۔ تیسرے نمبر پر یہود تھے جن کے ساتھ گو کہ معاہدہ ہو چکا تھا مگر ان یہود کے نزدیک معاہدے کی کوئی قیمت نہ تھی۔ غرض اس وقت مدینے کے اندر کا ماحول مسلمانوں کے خلاف ایک مخفی ذخیرۂ بارود سے کم نہ تھا اور قبائل عرب کی ذرا سی چنگاری مسلمانانِ مدینہ کو بھک سے اڑا دینے کے لیے کافی تھی۔ اس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا۔ پس ایسے وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی وحی نازل ہوئی اور جہاد بالسیف کا حکم نازل ہوا۔ جہاد بالسیف کے متعلق سب سے پہلی آیت ۱۲؍ صفر ۲؍ ہجری کو نازل ہوئی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ تشریف لائے تقریباً ایک سال کا عرصہ گزرا تھا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحقیق ہے۔ بعض کے نزدیک یہ آیت ہجرت کے معاً بعد نازل ہوئی تھی۔ کیونکہ ہجرت کے فوراً بعد ہی آنحضور ﷺ نے کفار مکہ کی بعض پارٹیوں کو روکنے کے لیے مسلح دستے روانہ فرمائے تھے۔

سورہ حج کی یہ دو آیات ہیں جن میں جہاد بالسیف کی پہلی بار اجازت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیے گئے۔ یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے، گرجے، یہود کے معابد اور مساجد کہ جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے منہدم کر دیے جاتے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہاں ہر مذہب کی عبادت گاہ کا نام لیکر اس کی حفاظت کی بات کی گئی ہے۔

جہاد فرض ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ابتداءً چار تدابیر اختیار کیں۔ اوّل آپ نے خود سفر کرکے مدینے کے ارد گرد کی اقوام سے معاہدے کیے۔ دوم آپ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینے کے قرب وجوار میں روانہ کرنا شروع کیں۔ سوم یہ کہ ان پارٹیوں کی روانگی سے کمزور مسلمانوں کو مدینے آکر مسلمانوں سے مل جانے کا موقع میسر آگیا۔ چہارم یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرمادی جو مکّے سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینے کے پاس سے گزرتے تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ سلسلہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد درج چار مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

۱۔ مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب آف یوکے، مرحوم کا جنازہ حاضر تھا۔ ۲۔ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب، آپ حضرت مصلح موعودؓ کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ مرحوم حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نواسے تھے۔ گذشتہ دنوں ۷۹ ر سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ واقفِ زندگی تھے اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں تقریباً پچاس برس خدمت کی توفیق ملی۔ ۱۹۸۳ء سے تاوفات وقفِ جدید بورڈ کے ممبر رہے۔ مرحوم غریب پرور، خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے، صلہ رحمی کے وصف سے متصف، بلا تفریق سب کا بے لوث علاج کرنے والے، نظامِ جماعت کے اطاعت گزار، نیک طبیعت کے مالک تھے۔ ۳۔ مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ سید محمود احمد صاحب آف اسلام آباد، پاکستان۔ ۴۔ مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب آف ادھوالی ضلع فیصل آباد۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔